Digitized by Khilafat Library Rabwah

22

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۴ر شوال ۱۳۹۲ھ - ۱۱ر نبوت ۱۳۵۱ ہش - ۱۱ر نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۵۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ر نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ر نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو صحت و عافیت سے تادیر سلامت رکھے۔ آمین

۲۹ر رمضان المبارک (۷ر نبوت) کو مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کا وہ دور جو یکم رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا بخیر و خوبی مکمل ہو گیا۔ نماز عصر سے قبل محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے جو قرآن پاک کے آخری حصہ کا درس دے رہے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد اختتامی دعا کرائی جس میں کثرت کے ساتھ احباب شامل ہوئے۔ آپ سے پہلے تین روز تک محترم مولٰنا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے درس دیا۔ درس کے اس دور میں دس علمائے سلسلہ احمدیہ نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۰ر نبوت۔ محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گزشتہ سات آٹھ روز سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ کل سے بخار پھر تیز ہو گیا ہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم میر صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے

ایک غلط اور فتنہ انگیز خبر

اخبار امروز مورخہ ۶ر نومبر ۱۹۷۲ء میں صفحہ اوّل پر ایک خبر نامہ نگار کے حوالہ سے شائع ہوئی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا، کالج کی عمارت پر پتھراؤ کیا جس سے ایک طالب علم شدید زخمی ہوا اور کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے وغیرہ حقیقت یہ ہے کہ نہ طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا، نہ کالج کی عمارت پر کسی نے پتھراؤ کیا اور نہ کسی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا۔ یہ ساری رپورٹ من گھڑت اور سراسر جھوٹ ہے۔ کالج کی نیکنامی کو داغدار کرنے کے لئے یہ کارروائی کی گئی ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ہر اسلامی عید ہمیں صبر و استقامت کے ساتھ قربانیاں کرنے کے نتیجہ میں الٰہی برکات کے نزول کی بشارت دیتی ہے

ربوہ ــــ یہاں پر عید الفطر کی مقدس اور مبارک تقریب یکم شوال ۱۳۹۲ھ (۸ر نبوت ۸ر نومبر بروز بدھ) کو اسلامی طریق کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز عید پڑھائی اور ایک نہایت بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پہلی قوموں کی عیدوں کے ساتھ اسلامی عید کا موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ پہلی قوموں کی عیدیں کوئی واضح مقصد نہیں رکھتی تھیں بلکہ بعض نامعلوم اشارے کر کے چلی جاتی تھیں۔ اس کے بالمقابل اسلامی عید ہمیں فدائیت اور صبر و استقامت کے ساتھ دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جانے کا پیغام دیتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے رب غفور و رحیم کی اُن بہت سی برکات کے نزول کی بشارت دیتی ہے۔ جو ہر عید کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اس دفعہ پہلی مرتبہ عید کی مبارک تقریب مسجد اقصیٰ کی وسیع و عریض، سادہ مگر پُر شکوہ عمارت میں ادا کی گئی۔ جس میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ مختلف بیرونی مقامات سے بھی کثرت کے ساتھ احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ باوجود اس کے کہ مسجد اقصیٰ مسجد مبارک کے مقابلہ میں (جہاں پہلے نماز عید ادا ہوتی تھی) کئی گنا زیادہ وسعت رکھتی ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ یہ وسیع و عریض عمارت بھی اب ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ اس عید کے موقع پر بھی اس کا وسیع مسقّف حصہ اور صحن نمازیوں سے قریباً پُر ہو گیا تھا۔ بلکہ مستورات کے لئے جگہ کی قلّت محسوس ہو رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی مستورات کو مسجد کے جنوبی جانب کھلے میدان میں نمازِ عید ادا کرنا پڑی۔ حالانکہ مسجد کے مسقّف حصہ میں وسیع گیلری کے علاوہ صحن اور برآمدہ میں بھی قناتیں لگا کر اُن کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

ساڑھے نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بذریعہ کار مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ عید پڑھائی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا

آج عید کا دن ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے لئے جو ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ اور یہاں موجود ہیں۔ اور اُن بھائی بہنوں کے لئے بھی جو ربوہ سے باہر یہ عید منا رہے ہیں اسے مبارک کرے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے فرمایا۔ ہماری عید اور اسلام سے پہلے آنے والی قوموں کی عیدوں میں بڑا فرق ہے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۵۱ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان ایک چیلنج دے کر رخصت ہوتا ہے

رمضان المبارک کا مہینہ ہمیں اپنی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال کرنے کے بعد اب اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس کے شب و روز ہم نے بتائید و توفیق الٰہی ہر قسم کی برائیوں اور مکروہات سے بہ تعہد اجتناب کرنے، قیام اللیل کا خصوصی التزام کرنے نیز تلاوت قرآن مجید اور بکثرت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے میں بسر کئے۔ اِس عرصہ میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق رحمتِ ایزدی کے بے شمار جلوے مشاہدہ کئے۔ اپنی دُعاؤں کے نتیجہ میں بہتوں کو سچی خوابیں ہوئیں، ذاتی اور جماعتی امور کے متعلق بشارتیں ملیں اور بہتوں نے قبولیت دعا کا غیر معمولی حظ اٹھایا۔ اس عرصہ میں نازل ہونے والی رحمتیں محض وقتی ہی نہ تھیں انشاء اللہ وہ بعد میں بھی اپنا اثر دکھاتی رہیں گی اور حصولِ مقاصد میں کامیابی عطا کر کے ہمارے لئے دائمی خوشی اور خوشحالی کے سامان کرتی رہیں گی۔

یہ تو صحیح ہے کہ یہ بابرکت مہینہ جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں، انعاموں، رحمتوں اور برکتوں کا مورد بنانے آیا تھا، اب پورا ہو کر گزر چکا ہے۔ لیکن اس کے پورا ہونے کے بعد شوال کے چاند کے چڑھنے اور ہمارے نئے مہینے میں داخل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اب رمضان کے مہینے کو بھول جائیں اور اسے ماضی کی بھلا دی جانے والی یادوں کے پٹارے میں بند کر دیں۔ اگر خدا نخواستہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو اسی نہج پر سوچنے کا عادی ہے تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو بارش کی طرح برستا دیکھ کر بھی رمضان کی کوئی قدر نہیں کی۔ رمضان کی اصل قدر کا حق جبھی ادا ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بموجب رمضان کے مہینہ میں ہمارے لئے دوزخ کے دروازے جو بند ہوئے تھے وہ رمضان گزرنے کے بعد بھی بند ہی رہیں، اور جنّت کے دروازے جو کھلے تھے وہ بدستور کھلے رہیں اور شیاطین جو زنجیروں میں جکڑے گئے تھے وہ اسی طرح جکڑے رہیں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ رمضان گزر جانے کے بعد بھی ہم رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھیں۔ رمضان تو سارا سال جاری نہیں رہ سکتا لیکن اگر ہم چاہیں تو رمضان کی کیفیت کو سارا سال ہی جاری رکھ سکتے ہیں۔ رمضان میں جس تعہد کے ساتھ ہم نے ہر قسم کی برائیوں اور مکروہات سے اجتناب کیا اُسی تعہد سے بعد میں بھی ان سے مجتنب رہ کر ہم شیطان کو اپنے نفوس میں راہ پانے سے روک سکتے اور اس کا راستہ بکلّی مسدود کر سکتے ہیں۔ پھر تلاوت قرآن مجید، تسبیح و تحمید، درود و سلام اور دعاؤں کے خصوصی التزام میں ہم نے رمضان کے دنوں میں جو شغف دکھایا رمضان کے بعد بھی اپنے اُس شغف کو برقرار رکھ کر ہم طمانیتِ قلب کی دولت سے بدستور مالا مال رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح جس دلی لگن اور حضورِ قلب کے ساتھ ہم نے رمضان کے مہینہ میں راتوں کو نیند سے بیدار ہو ہو کر نمازِ تہجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور آہ و زاری کی اور اسے راضی کرنے کی دھن میں لگے رہے اُسی لگن اور حضورِ قلب کے ساتھ ہم رمضان کے بعد بھی قیام اللیل کا ویسا ہی التزام کر کے اُن راہوں پر گامزن رہ سکتے ہیں جو اُس کی رضا کی راہیں ہیں اور جن پہ قدم مارنے والوں کو وہ اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازتا ہے۔

خاص عزم و تعہد کے ساتھ رمضان کی اِس کیفیت کو بعد میں بھی اپنے نفسوں میں جاری رکھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ رمضان اس لئے نہیں آتا کہ تیس دن تک وہ ہمیں ایک خاص اور سخت قسم کے ڈسپلن کا پابند بنانے کے بعد پھر ہمیں باقی گیارہ مہینے گل چھرّے اڑانے کے لئے آزاد چھوڑ کر رخصت ہو جائے۔ اس کا تو مطلب یہ ہوگا کہ نعوذ باللہ رمضان ایک ماہ شیاطین کو زنجیروں میں جکڑے رکھنے کے بعد خود ہی ان کی زنجیریں کاٹ کر غائب ہو جاتا ہے تاکہ وہ باقی گیارہ مہینے خوب کُھل کھیلیں اور اللہ کے بندوں کو خوب خوب گمراہ کریں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو وہ مسلمان کہلانے کے باوجود ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ رمضان تو تربیت دینے اور مشق کرانے کی غرض سے آتا ہے اور تربیت اسی لئے دی جاتی اور مشق اسی لئے کرائی جاتی ہے کہ بعض عادتیں انسان میں راسخ ہو کر دوامی خُلق کی حیثیت اختیار کر لیں اور انسان ہمیشہ کے لئے مستعد اور چاق و چوبند ہو جائے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ رمضان ایک دفعہ جانے کے بعد واپس نہیں آتا۔ وہ جاتا تو ضرور ہے لیکن واپس لوٹ آنے کے لئے جاتا ہے۔ اُس کے سال کے سال واپس واپس لوٹ آنے میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکمت پوشیدہ رکھی ہے کہ مسلمان رمضان گزرنے کے بعد اس سے غافل نہ ہو جائیں اور اسے بھلا نہ دیں بلکہ اِس کے دئے ہوئے سبق کو سال بھر یاد رکھ کر اور اس پر عمل پیرا رہ کر اس کے آئندہ سال لوٹ آنے کے منتظر رہیں۔

اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان کا بابرکت مہینہ ہمیں اپنی عظیم الشان برکتوں سے مالا مال کرنے کے بعد ایک چیلنج دے کر جاتا ہے اور وہ چیلنج یہی ہے کہ مَیں اپنے انتیس یا تیس دن پورے کر کے جا رہا ہوں اگلے سال جب مَیں آؤں تو تمہیں اُس سے بہتر حالت میں پاؤں جس حالت میں مَیں تمہیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ رمضان کے اِس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے باقی گیارہ مہینے اِس چوکسی، مستعدی اور بیداری سے گزارے کہ رمضان آئندہ سال جب واپس آئے تو دیکھے کہ ان کے لئے تو پہلے ہی دوزخ کے دروازے بند ہیں جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور شیاطین ہنوز زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے رمضان کے آنے پر دوزخ کے بند دروازوں کو اَور زیادہ جام اور ریخ کر دیا جائے گا، جنّت کے کھلے دروازے اَور زیادہ کشادہ کر دئے جائیں گے اور پہلے ہی سے جکڑے ہوئے شیاطین کی زنجیروں کو اَور زیادہ کس دیا جائے گا۔

رمضان کے اِس چیلنج کو قبول کرنے کا ایک ہی طریق ہے کہ رمضان کے روزے اپنی علّت غائی کے اعتبار سے ہمیں جن بنیادی اوصاف سے متصف کرتے ہیں ہم اُن بنیادی اوصاف کی کمال مستعدی اور عزم و تعہد کے ساتھ حفاظت کرتے چلے جائیں یعنی اس رنگ میں ان کی حفاظت کریں کہ وہ اَور زیادہ جلاء پا کر اور اَور زیادہ اُجاگر ہو کر ہم میں راسخ سے راسخ تر ہوتے چلے جائیں۔ رمضان اپنی علّت غائی کے اعتبار سے ہمیں جن اوصاف سے متصف کرتا ہے وہ ہیں تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہنا، اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا اور ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنا جیسا کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے تعلق میں (۱) لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ، (۲) لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور (۳) وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ سے ثابت ہے۔ جتنی زیادہ مستعدی اور تعہد کے ساتھ ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہنے کی کوشش کریں گے اور جتنا زیادہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے میں مشغول رہیں گے اتنا ہی زیادہ ہمیں رمضان کے بعد بھی اپنے اوپر رمضان کی کیفیت وارد رکھنے کی توفیق ملتی چلی جائے گی اور آئندہ سال رمضان آ کر یہ گواہی دے سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کے اِن خاص بندوں نے میرے دئے ہوئے چیلنج کو دل سے قبول کیا اور اسے پورا کر دکھایا یہی وجہ ہے کہ مَیں نے انہیں اُس سے بہتر حالت میں پایا ہے جس میں گزشتہ سال مَیں انہیں چھوڑ کر گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ان بندوں میں شمولیت کا شرف بخشے جن کے متعلق آئندہ سال رمضان مذکورہ بالا گواہی دے سکے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

قطعات

(۱)

کیا پُوچھتے ہو عظمتِ ماہِ رمضاں؟
اُترا ہے اِسی ماہ میں نُورِ قرآں!
باقی جو ہیں اعمال، صلہ اُن کا بہشت
روزے کی جزا آپ ہے ذاتِ یزداں!

(۲)

ہوتا ہے رات بھر فرشتوں کا نزول
افلاک سے تا صُبح سلام آتا ہے
"ہے آخرِ شب مانگنے والا کوئی؟"
اللہ کا بندوں کو پیام آتا ہے

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ کی سالانہ مجلس مشاورت

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج مبلغ تنزانیہ مشرقی افریقہ

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امسال جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ کی سالانہ مجلس مشاورت مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ راگست بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار دار السلام میں منعقد ہوئی جس میں تنزانیہ کی مختلف جماعتوں سے ۲۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ بلکہ گذشتہ سال صرف ۵ نمائندگان شامل ہوئے تھے قلیل عرصہ میں ہی ترقی کی اس دُگنی رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ میں دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ایک تازہ روح پھونکی ہے اور جماعتی کاموں کے لئے ایک نیا اخلاص اور نیا ولولہ ان کے دلوں میں موجزن ہے۔ ہر نمائندہ کا خوشی اور مسکراہٹ سے معمور چہرہ اس کے دل کی بشاشت اور اخلاص کی غمازی کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

سالانہ مجلس مشاورت کا افتتاح مورخہ ۲۵ راگست کو بعد نماز جمعہ عاجز کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک اور مخلصین کی پرسوز دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے موصول ہونے والے دعائیہ مراسلہ کو تمام حاضرین احباب میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جس سے ان کے جذبات اور بھی تیز ہوگئے اور سب کی زبانیں خدا کی تحمید اور سالانہ مجلس مشاورت کی نمایاں طور کامیابی کے لئے دعائیہ الفاظ سے تر ہوگئیں۔

بعد ازاں خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں بتایا کہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہم ایک دفعہ پھر اسی جگہ سالانہ مشاورت کے سلسلہ میں اکٹھے ہیں۔ یہ تین دن بہت ہی مبارک اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہیں۔ ہر شخص کو ان دنوں میں کثرت سے استغفار اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ . . . . . . میں سوچنے اور احسن رنگ میں فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اس کے بعد پروگرام کے مطابق نمائندگان شوریٰ نے نہایت ہی آزادانہ رنگ میں ایجنڈا پر غور وتدبر کرنے کے بعد اس پر بحث وجرح کی۔ مختلف جماعتی امور کی ترقی پر غور وخوض کرنے کے بعد کثرت رائے سے جو فیصلہ جات ہوئے ان کا کسی قدر خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ہر سال جماعت کے عہدیداران کا ایک ٹریننگ کیمپ ہو جس میں انہیں جماعت کے تازہ ترین حالات سے آگاہ کرکے انہیں تبلیغی، تربیتی، تعلیمی اور مالی ٹریننگ دی جائے گی۔ ہر سال ہر ایک جماعت مقامی طور پر جلسہ سالانہ منعقد کرے

اطفال اور خدام الاحمدیہ کی تعلیمی ترقی کے سلسلہ میں خاکسار کی ہدایات ایک کمیٹی نے چار کورس اور ان کا نصاب مرتب کیا چنانچہ پہلا اور ابتدائی کورس بارہ سال تک کے تمام احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے لازمی ہوگا۔ دوسرا چھ ماہ کا کورس ان طلباء کے لئے ہوگا جو مکمل دینی تعلیم سیکھنے کی غرض سے دینی درسگاہ میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس کورس کی تدریس کا انتظام مقامی جماعتوں میں ہی ہوگا۔ مگر اس کا امتحان ہیڈ کوارٹر میں لیا جائے گا اس امتحان میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء تیسرا چھ ماہ کا کورس ہیڈکوارٹر میں ہی پڑھیں گے۔ پھر یہاں سے کامیاب ہونیوالے طلباء کو چوتھے اور آخری کورس کی پڑھائی کے لئے مختلف مبلغین کرام کے پاس بھیجا جائے گا۔ جہاں انہیں پڑھائی کے ساتھ ساتھ فروخت لٹریچر، تبلیغی مشق اور جماعت کے ضروری امور سے واقفیت کرائی جائیگی نیز ان کی اخلاقی تربیت اور دینی اصلاح بھی کی جائیگی پھر یہاں سے کامیاب ہونے والے طلباء ربوہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کی سفارش کے مستحق قرار دئے جائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ

سالانہ مجلس مشاورت میں مختلف شعراء اور اہل علم حضرات نے بھی حصہ لے کر اس کی رونق کو دوبالا کیا۔ مقررین حضرات نے زیادہ تر دعا اور اس کی اہمیت، اسلام کے محاسن، خلافت کی اہمیت و برکات، خلافت ثالثہ کی تحریکات اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی تلقین وغیرہ کے موضوعات پر تقاریر کیں جنہیں حاضرین نے بہت ہی پسند کیا اور بڑی ہی توجہ اور انہماک سے تقاریر کو سنا۔

سالانہ مجلس مشاورت کے سلسلہ میں کام چند دن پہلے ہی شروع ہو گیا تھا چنانچہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل منیر صاحب بدوملہوی نے مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی، آنے والے مہمانوں کا استقبال و الوداع، مسجد سلام میں لاؤڈ سپیکر کی فٹنگ، مہمانوں کی رہائش کا انتظام نیز مہمانوں کے کھانے وغیرہ کے انتظامات میں کافی حد تک مدد کی۔ آپ نے مجلس مشاورت کے تین دنوں کا پروگرام مرتب کیا اور بعض جماعتوں کے اس مطالبہ پر کہ مشاورت میں تنزانیہ مشن کی آمد و خرچ کا ایک گوشوارہ بھی پیش کیا جائے۔ آپ نے تنزانیہ مشن کی ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء کی آمد و خرچ کا ایک گوشوارہ تیار کیا اور بعد میں اسے ٹائپ کرکے نمائندگان شوریٰ کے سامنے پیش کر دیا۔

اس کے علاوہ آپ نے مجلس مشاورت کے دنوں میں ایک بک سٹال بھی کھولا۔ جس پر دینی کلاس کے بعض طلباء کی ڈیوٹی لگا دی گئی تھی طلباء نے بڑے ہی جوش اور مستعدی سے کام کیا اور صرف مشاورت کے تین مختصر سے دنوں میں ۸۰/- شلنگ سے زیادہ رقم کی کتب فروخت کی گئیں۔ (الحمد للہ علی ذالک)

سالانہ مجلس مشاورت کے دنوں میں ہی مسلم کونسل آف تنزانیہ سے تعلقات استوار کرنے کے لئے نیز اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو احمدیت کی تعلیم سے متعارف کرانے کے لئے عاجز نے بعض افریقن مبلغین اور نمائندگان شوریٰ پر مشتمل دو وفود بھیجے۔ ایک وفد مسلم کونسل آف تنزانیہ کے علماء سے ملنے کے لئے مکرم معلم عبدو عمران صاحب کی قیادت میں گیا۔ دوسرا وفد ایڈیٹر صاحبان کی ملاقات کے لئے مکرم شیخ یوسف عثمان صاحب کمبالایا کی زیر نگرانی گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے دونوں وفود نے ہی کما حقہٗ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دیا۔

عند الاختتام خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں بتایا کہ ہمیں تبلیغ کے موجودہ طریق کو بدل کر زیادہ تر محبت اور حسن سلوک سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں لوگوں کے دلوں کو فتح کرنے اور جیتنے کیلئے کھڑا کیا گیا ہے نہ کہ لوگوں سے اپنے علم کا لوہا منوانے کے لئے۔ اس لئے ضروری ہے کہ محبت اور سلوک سے اپنے اپنے ماحول میں ایسا اثر پیدا کیا جائے کہ لوگ خود بخود ایک روحانی کشش کے ذریعہ ہماری طرف کھچے چلے آئیں اور اس کے لئے ہر شخص کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی میں ہر آنے والا دن پہلے دن سے اور ہر آنے والا ماہ پہلے ماہ سے نمایاں فوقیت رکھتا ہو۔ آمین۔

بالآخر ۲۷ راگست بروز اتوار لمبی اور پرسوز دعاؤں کے ساتھ اس مجلس کا اختتام ہوا اور احمدیت کی شمع کے پروانے اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہوئے ایک نئی روح، ایک نیا جذبہ اور ایک نیا اخلاص لے کر اپنے گھروں کی طرف واپس روانہ ہوگئے۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد رشید داد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کا تقاضا

پاکستانی مزدور اور صنعت کار سے اپیل

(محترم چوہدری عزیز احمد صاحب ناظر تجارت وصنعت)

پاکستان کو اس وقت انتہائی مشکلات کا سامنا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے ملک کا بڑا حصہ ہم سے الگ ہو چکا ہے۔ فوجی اعتبار سے پاکستان کو شکست کھانی پڑی جس کے نتیجہ میں تقریباً پانچ ہزار مربع میل پاکستانی علاقہ کے علاوہ ایک لاکھ کے قریب فوجی اور غیر فوجی اس وقت ہندوستان کے قبضہ میں ہیں۔ پاکستان جنیوا کنونشن کا نام لے لے کر تھک ہار گیا ہے۔ مگر ہندوستان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ہمارے قیدیوں کو رہا کرنا تو درکنار ہندوستان وقفہ وقفہ کے بعد قیدیوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ہمارے صبر کا امتحان لے رہا ہے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ قوم متحد ہو کر ان حالات کا مقابلہ کرتی۔ مگر ہم ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو کر اپنے آپ کو اور ذلیل و خوار کر رہے ہیں۔ جب کوئی قوم جنگ کے حالات میں سے گذر رہی ہو تو اس کے کارخانے دن رات کام شروع کر دیتے ہیں تا اقتصادی لحاظ سے قوم میں کوئی کمزوری واقع نہ ہو اور دشمن کا مقابلہ مؤثر طور پر کیا جا سکے۔ ضروری تھا کہ پاکستان کے کارخانے بھی یہی دستور اپناتے تا پیداوار میں زیادتی کے ذریعہ نہ صرف مہنگائی کی روک تھام کی جا سکتی بلکہ اقتصادی لحاظ سے ملک کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر کے دیگر مشکلات پر بھی قابو پایا جا سکتا۔ مگر پاکستانی مزدور ہڑتال پر ہڑتال کرنے پر تلا ہوا ہے اور اپنے ہی ہاتھ سے گرانی کے اسباب میں اضافہ کر رہا ہے۔ ملکی سطح پر سوچنا تو الگ رہا مزدوروں کے لیڈر اس بارہ میں سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے کہ اگر پیداوار کے وسائل معطل رہے تو مزدوروں کی مزدوری کہاں سے ادا ہو گی اور دیگر مراعات دینے کی صورت کیسے پیدا ہو سکے گی۔

میں صنعت کار کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا۔ کارخانہ داروں کو بالغ نظری اور زیادہ سوجھ بوجھ سے کام لینا چاہیئے تھا۔ لازمی تھا کہ وہ مزدوروں کو اضافہ خالص منافع سے دیتے نہ کہ صارفین کی طرف منتقل کرنے کی کوشش کرتے یا تالہ بندی کے ذریعہ یا دیگر طریقوں سے حکومت سے عدم تعاون کی راہ اختیار کرتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر یقینی فضا سرمایہ لگانے اور کاروبار چلانے میں مانع ہے مگر ایسے حالات پیدا کرنے کی ایک حد تک ذمہ داری صنعت کاروں پر بھی عاید ہوتی ہے لہٰذا میں مزدور اور کارخانہ دار دونوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کے تقاضا کو پہچانیں اور زیادہ ہوش مندی سے کام لیں کیونکہ اگر باہمی اعتماد اور صنعتی امن فوری طور پر بحال نہ کئے گئے تو جن تباہ کاریوں کا خطرہ ہے نہ مزدور ان سے بچ سکیں گے نہ صنعت کار محفوظ رہیں گے۔

اس زمانہ میں ٹکنالوجی کے میدان میں اس سرعت کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے کہ جو قوم اس میدان میں پیچھے رہ گئی وہ آئندہ کئی صدیوں تک اپنی پسماندگی کا ازالہ نہیں کر سکے گی۔ عربوں اور یہودیوں کے درمیان حالیہ جنگ میں اسرائیل کی فتح کا باعث ٹکنالوجی میں یہودیوں کا عربوں پر تفوق بتایا جاتا ہے۔ مگر تاریخ تو یہاں تک کہتی ہے کہ گزشتہ جنگوں میں بھی فیصلہ کی اصل وجہ ٹکنالوجی میں برتری تھی۔ مثلاً بابر کی فتح کا باعث اس کا توپ خانہ تھا نیز انگریزوں کو ہندوستان کی خانہ جنگیوں میں جو فتوحات حاصل ہوتی رہیں ان کی اصل وجہ انگریزوں کے توپ و تفنگ کی برتری تھی بہر حال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ٹکنالوجی میں مہارت کے بغیر کوئی قوم عزت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتی۔ وہ زمانہ دور نہیں جب پڑھا لکھا صرف ان لوگوں کو قرار دیا جائے گا جو خواندگی کی اہلیت رکھنے کے علاوہ فنی علم کی بھی کچھ شد بد رکھتے ہوں گے ہماری جماعت کو ابھی سے اس بارہ میں سوچ بچار کرنی چاہیئے اور نوجوانوں کو موٹر ڈرائیوری ٹریکٹر ڈرائیوری اور بجلی کی چھوٹی موٹی مرمت سیکھنے کی طرف توجہ دینے کے علاوہ اسلحہ ہینڈل کرنے کی اہلیت پیدا کرنی چاہیئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ موٹر ڈرائیوری تو ہر خادم کو آنی چاہیئے میں نہیں کہہ سکتا کہ خدام نے اپنی تنظیم کے ذریعہ اس ہدایت کی کہاں تک تعمیل کی ہے ۲۳

۲۳۔ بہرحال ہمارے لئے ضروری ہے کہ ٹکنالوجی کے میدان میں داخل ہو کر سب پر سبقت لے جائیں تا ملک و قوم کا ایک مفید جزو ثابت ہوں۔

محترم مولوی عبد العلی صاحب مرحوم آف ورگئی

مولوی عبد العلی صاحب مرحوم۔ امام الصلوٰۃ موضع ورگئی علاقہ خوست، افغانستان مولوی صاحب موصوف پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے والد بزرگوار بھی قدیمی احمدی بزرگوں میں سے تھے۔ والد کی وفات کے بعد ساری عمر جماعت احمدیہ کے امام الصلوٰۃ کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں اور جماعت کی تعلیم و تربیت کرتے رہے ہیں سال رواں کے دوران قحط سالی کی وجہ سے ترک وطن کر کے کچھ عرصہ کے لئے موضع ٹل ضلع کوہاٹ میں جناب ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کے پاس مع اہل و عیال رہائش اختیار کی ڈاکٹر صاحب موصوف نے پوری ہمدردی کے ساتھ سارے خاندان کو گھر پہ رکھا اور تمام ضروریات زندگی پوری فرماتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

مالی مشکلات کے پیش نظر حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں ربوہ حاضر ہوئے۔ حضور اقدس نے کمال شفقت اور ہمدردی مخلوق کے ماتحت مبلغ پانچ صد روپے کی امداد فرمائی بوجہ ضعیف العمر اور کمزوری گزشتہ ماہ اپنے وطن ورگئی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم تقسیم ملک سے قبل کئی بار قادیان دارالامان بھی آئے تھے۔ اسی طرح ربوہ میں کئی بار جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے رہے ہیں۔ مرحوم بہت ہی نیک فطرت، متقی پرہیزگار اور مخلص احمدی تھے۔ گزشتہ سال ان کے چھوٹے بھائی محمد احسان بھی وطن میں وفات پا گئے تھے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو احمدیت پر قائم رکھے اور مخلص احمدی بنائے۔ آمین۔ (خلیل الرحمٰن احمدی سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ وسطی پشاور شہر)

محمدی نور کو دنیا میں پھیلانا ہمارا کام ہے

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"محمدی نور کو دنیا میں پھیلاتے چلے جاؤ یہاں تک کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے لگ جاوے۔ اور یہ دنیا بدل جائے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت جو آسمان پر ہے زمین پر بھی آ جائے۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ تحریک جدید کے ذریعہ حضرت اقدس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کے ذریعہ دنیا کے تمام ملکوں کو منور کیا جا رہا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک لہٰذا ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی مالی تحریکات میں دل کھول کر حصہ لیں تاکہ دنیا کے تمام بسنے والے انسان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنا شروع کر دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ مسز چوہدری خورشید اسلم صاحب ایکسائز انسپکٹر طویل عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں اور آج کل بیماری شدت اختیار کر چکی ہے والد محترم بھی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ دونوں کو لمبی عمر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (چوہدری تنویر اسلم خان نوشہرہ۔ ایم۔ اے)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم منظور الٰہی خان عمان (جارڈن) سے ۸ ماہ کی طرف سے امریکہ ہوائی جہاز کی مزید ٹریننگ کے سلسلہ میں گیا ہوا ہے وہاں اس کو کسی حادثہ پیش آنے کی وجہ سے چوٹیں لگیں ہیں اور میامی (MIAMI) کے سٹیٹ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

آغا محمود الٰہی خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۷-۱۸-۱۹ نومبر (نبوت) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

لجنہ اماء اللہ کا پندرہواں سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر کو انشاء اللہ العزیز منعقد ہو رہا ہے۔ آنے والی بہنیں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

۱- ہر لجنہ اماء اللہ اپنے شہر۔ قصبہ یا گاؤں سے آنے والی مستورات و ناصرات کی مکمل تعداد کم از کم ایک ہفتہ قبل بھجوا دے۔ نیز ربوہ پہنچنے کے وقت سے بھی مطلع کرے۔ ہر لجنہ اماء اللہ کی وہ شہری ہو یا دیہاتی نمائندگی ضروری ہے۔ خواہ ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے۔

۲- ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ شامل ہو سکتی ہے۔ زائرات کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کے پاس صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ہو۔

۳- سردی کا موسم ہے۔ موٹا بستر ساتھ لائیں۔

۴- بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیاں بھی ناصرات کی عمر سے نیچے کی نہ ہوں۔ اور ناصرات کی بھی وہی بچیاں ہوں جنہوں نے پروگرام میں حصہ لینا ہو۔

۵- رہائش کا انتظام نصرت گرلز ہائی سکول میں ہوگا۔ لیکن کھانے کا حسب سابق لجنہ اماء اللہ کے ہال میں۔ نمائندگان یا زائرات ربوہ پہنچ کر دفتر لجنہ سے اپنا ٹکٹ حاصل کر لیں۔

۶- اس موقع پر ان کارکنات کو اسناد تقسیم کی جائیں گی جنہوں نے دس سال سے پچاس سال تک خدمات سرانجام دی ہوں۔ اب تک جو نام لجنات نے بھجوائے ہیں ان میں عرصہ خدمت درج نہیں۔ اس لئے صحیح معلومات اور بہت جلد بھجوائیں۔

۷- پروگرام الفضل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ اب جو تقاریر کے لئے نام آ دیں گے وہ صرف اگر گنجائش ہوئی تو وقت دیا جا سکے گا

۸- نظمیں پڑھنے والی لڑکیاں ربوہ پہنچتے ہی مجھے مل لیں۔ اور نام لکھوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو ادا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انصار کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے۔ وہ بڑا اہم اور بڑا ہی مشکل ہے

۔۔۔۔۔ آج اللہ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس (مجلس انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جد و جہد کرے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد گرامی کی روشنی میں دنیا پر غلبۂ اسلام کے لئے اپنی تمام تر استعدادیں استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ منصورہ ملک پچھلے کئی روز سے شدید بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(ملک ریاض حسین "الوفاز" ربوہ)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

(۲)

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب	ربوہ	۲/۰۰	روپے
" عبد المالک صاحب	ربوہ	۵/۰۰	روپے
مکرمہ سلیمہ نذیر صاحبہ	گلاسگو-یو کے	۶۰/۰۰	روپے
مکرم چوہدری محمد نعیم صاحب	کراچی ۲	۴۰/۰۰	روپے
مکرمہ حمیدہ شریف صاحبہ	ملتان چھاؤنی	۱۰/۰۰	روپے
مکرم سلطان احمد صاحب	ربوہ	۲/۰۰	روپے
" عبد الوحید صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۱/۰۰	روپے
" کمانڈر ایل-رحمان صاحب	کراچی ۸	۱۰۰/۰۰	روپے
" ناصر احمد صاحب	ملہی	۲/۰۰	روپے
" بشارت احمد محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	ربوہ	۵/۰۰	روپے
مکرمہ بیگم ڈاکٹر اے آر احمدی	کراچی ۳	۲۵/۰۰	روپے
مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب	بنوں کسٹی	۵/۰۰	روپے
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	ربوہ	۵/۰۰	روپے
" منور احمد صاحب	ربوہ	۱/۰۰	روپے
" صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ربوہ	۵/۰۰	روپے
مکرمہ امتہ الرحمن صاحبہ	کوئٹہ	۵/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	مردان	۱۷	روپے
جماعت احمدیہ	چک ۹ش سرگودھا	۱۰	روپے
جماعت احمدیہ	ساہیوال	۱۶	روپے
جماعت احمدیہ	اوکاڑہ	۲۸	روپے
جماعت احمدیہ	سیالکوٹ	۲۵	روپے
مکرم مقبول احمد صاحب چک 60/R.B	لائل پور	۱/۰۰	روپے
مکرمہ حشمت بی بی صاحبہ	"	۱/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی	سرگودھا	۲۰/۰۰	روپے
مکرم چوہدری احمد علی صاحب چک ۶۰/آر-بی	لائل پور	۱/۰۰	روپے
" ملک غلام نبی صاحب	ڈسکہ	۵/۰۰	روپے
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ شیخ مجید احمد صاحب تاج کمپنی		۵۰/۰۰	روپے
مکرم اقبال احمد صاحب بھٹی	حیدرآباد سندھ	۲۵/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ دار الرحمت غربی	ربوہ	۲/۰۰	روپے
مکرمہ قدسیہ ندیم صاحبہ	احمد نگر	۱/۰۰	روپے
مکرم بشارت احمد صاحب		۴۰/۰۰	روپے
" ملک محمد خورشید صاحب	ساہیوال	۵۰/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ دار العلوم غربی	ربوہ	۱/۰۰	روپے
" عبد الغفور صاحب	سرائے نورنگ	۵/۰۰	روپے
" حکیم مرغوب اللہ صاحب	شیخوپورہ	۲۶/۰۰	روپے
" سلیم اللہ صاحب	نوشہرہ کینٹ	۲۵/۰۰	روپے
" محمود عالم صاحب	روہڑی	۵/۰۰	روپے
" غلام احمد صاحب سیکرٹری مال	مظفر گڑھ	۱۰/۰۰	روپے
لجنہ اماء اللہ	ضلع میانوالی	۵/۵۰	روپے
جماعت احمدیہ	لائل پور	۱۲۹/۴۴	روپے
جماعت احمدیہ	سرگودھا شہر	۲۵/۰۰	روپے
جماعت احمدیہ	کراچی	۲۲۵/۸۰	روپے
" شیخ رفیق احمد صاحب	لاہور	۱۰/۰۰	روپے
" میاں نذیر احمد صاحب	لاہور	۵/۰۰	روپے

انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے انصار اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی زندگی نوجوانوں سے وابستہ ہوتی ہے

اس لئے انہیں اپنی ذمہ داریوں کو محنت کے ساتھ ادا کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"میں نوجوانوں کو خطاب کر کے انہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض منصبی اور قومی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ان کے ماں باپ بھی میرے مخاطب ہیں۔ قومی زندگی نوجوانوں کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔۔۔۔۔

پس ہمارے نوجوانوں کو محنت کی عادت پیدا کرنی چاہیئے مثلاً زمیندار ہیں قحط کی وجہ سے وہ کتنا شور مچاتے ہیں۔ مجھے بھی لوگ کہتے ہیں کہ کوئی ایسی تدبیر کیجیئے یا ہمیں کوئی تجویز بتائیے جس پر عمل کر کے ہم اس قحط کا مقابلہ کر سکیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس قحط میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے یا نہیں کیا ہمارا زمیندار زمین میں اس طرح دانے ڈالتا ہے جس طرح دانے ڈالنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسیطرح نلائی کرتا ہے جس طرح نلائی کرنے کی ضرورت ہے کیا وہ اسیطرح ہل چلاتا اور کھیت کو پانی دیتا ہے جس طرح ہل چلانے اور کھیت کو پانی دینے کی ضرورت ہے کیا وہ دانے بے اصول نہیں ڈالتا۔ کیا وہ جب وہ کھیتوں کو پانی دیتا ہے تو پانی اِدھر اُدھر نہیں نکل جاتا۔ کیا اس کے کھیت میں اس قدر گھاس تو نہیں پیدا ہو جاتا کہ اصل فصل نظر ہی نہ آئے۔ کیا جب وہ ہل چلاتا ہے تو اس طرح نہیں ہوتا کہ وہ ہاتھ میں حقہ پکڑے ہوئے ہوتا ہے بیل ٹھوکر کھاتا ہے اور ہل زمین سے اوپر اُٹھ جاتا ہے اور بیچ میں کچھ خالی جگہ چھوٹ جاتی ہے جہاں ہل نہیں چلا ہوتا یا ناقص ہل چلتا ہے۔ اگر وہ یہ ساری احتیاطیں کرتا تو آج ہمارے ملک میں دوگنی پیداوار ہوتی اور اگر ہماری گندم کی پیداوار ڈبل ہوتی تو قحط کیوں پڑتا ہے۔۔۔۔ ... تم محنت کی عادت ڈالو۔ سؤر کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سیدھا چلتا جاتا ہے سامنے کے خطرات کو نہیں دیکھتا۔ سؤر کا شکار کرنے والے نیزہ پکڑ کر رستہ میں بیٹھ جاتے ہیں سؤر سیدھا آتا ہے اور نیزہ اس پر گر جاتا ہے لیکن چیتا اور شیر اور دوسرے جنگلی جانور خطرہ دیکھ کر راستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اسیطرح مومن بھی خطرات کا خیال رکھتا ہے اور وہ سؤر کی طرح سیدھا نہیں چلتا یہ عادت گندے جانور کی ہے کہ وہ سیدھا چلا جاتا ہے پس سمجھدار نوجوان کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک کے حالات اور ماحول پر غور کریں اور دیکھیں کہ ملک اور قوم کی ترقی کے کونسے ذرائع ہیں۔ ان ذرائع کو استعمال کریں تا ملک ترقی کرے ملک میں جو صنعتیں اور تجارتیں پہلے نہیں ہیں ان کی طرف توجہ دی جائے۔ اگر نوجوان اس طرف توجہ کریں تو بے شک وہ ابتدا میں تکلیف بھی اٹھائیں گے لیکن آخر میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے جو ان کے خاندان اور ملک کے لئے مفید ہوں گے۔"

(مشعل راہ صفحہ ۷۴۸ تا ۷۴۹)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

پہلوں کی عیدیں گو بار بار آتی تھیں لیکن وہ کوئی واضح اور معین مقصد اپنے سامنے نہ رکھتی تھیں۔ وہ ہر بار بعض نامعلوم اشارے کر کے چلی جاتی تھیں اس کے بالمقابل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں جو عیدیں دی گئی ہیں ان میں نہایت حسین پیرایہ میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہماری عید نزلاً من غفور رحیم کے ساتھ وابستہ ہے یعنی دین کی راہ میں اور خدا تعالےٰ کی خاطر صبر و استقامت کے ساتھ مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں ہر عید ہمارے لئے ہمارے غفور رحیم خدا کی برکات کے نزول کا موجب بن جاتی ہے اور دراصل یہی وہ برکات ہیں جو ہر مومن کے لئے حقیقی عید اور خوشی و مسرت کا موجب ہوتی ہیں حضور نے سورہ حٰم السجدہ کی آیات

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیٰؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتھی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلاً من غفور رحیم

سے استدلال کرتے ہوئے نہایت موثر رنگ میں بتایا کہ کس طرح ہر عید کے ساتھ اسلام نے صبر و استقامت کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کے نتیجہ میں ملائکہ کے ذریعہ اپنی برکات کے نزول کی اور اپنی بخشش و رحمت کی بھی خوشخبری دی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اسلام نے ہمارے لئے بہت سی عیدیں مہیا کی ہیں مثلاً عید الفطر اور عید الاضحیہ کے علاوہ جمعہ کا دن بھی ایک عید ہے۔ جو ہر ہفتہ آتی ہے۔ رات کے آخری حصہ کے نوافل بھی ایک عید ہیں جن کے ساتھ خدا کی برکات وابستہ ہیں یہ سب عیدیں ہماری ضیافتیں ہیں جو ہمارے رب کی طرف سے مختلف رنگوں میں آتی ہیں۔ اور ہماری روحانی سیری کا موجب بنتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان عیدوں کی قدر کریں۔ اور استقامت کے ساتھ اور قربانیاں کرتے ہوئے اپنے خدا کی حمد میں مصروف رہیں۔ خدا کرے کہ یہ سب عیدیں ہمیں میسر ہوں اور ہم ان سے صحیح رنگ میں مستفید ہوتے کی توفیق پائیں۔ آمین

خطبہ عید کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

محترم میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی وفات پا گئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی محترم میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی ۷ نومبر کو تیسرے پہر مختصری علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے ۹۵ سال عمر پائی۔ ۱۸۹۸ء میں اپنے آبائی گاؤں پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ سے پیدل قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور دستی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ مرحوم نہایت شب بیدار عبادت گزار۔ کم گو۔ ظاہری اور باطنی طہارت کا خاص خیال رکھنے والے بزرگ تھے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر مسائل دینیہ پر عبور حاصل تھا۔ تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ اپنے گاؤں میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہے۔ آپ کے والد محترم میاں امام الدین صاحب بھی صحابی تھے اور آپ کے دو بھائی میاں نور محمد صاحب اور حافظ محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل قطعہ صحابہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہیں۔ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں اور سینکڑوں کی تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹوں میں سے دو واقف زندگی ہیں یعنی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل (جن کے ہاں آپ نے وفات پائی) اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب آف ایم نگر سندھ۔ تیسرے لڑکے مکرم محمد اسماعیل صاحب اپنے آبائی گاؤں میں مقیم ہیں۔

۸ نومبر کو عید الفطر کے روز بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور مرحوم کے بیٹوں بیٹیوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

رجسٹرڈ ڈی نمبر ایل ۵۲۵۸